نظرات

افسوس ہے پچھلے دنوں ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب کا ۷۱ برس کی عمر میں اچانک انتقال ہوگیا اور تدفین علی گڈھ کے یونیورسٹی قبرستان میں ہوئی مرحوم نے جامعہ ملیہ سے بی۔اے (آنرز) کیا۔ پھر برلن سے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری لی۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ اور کلچر کے برسوں لکچرر رہے ڈاکٹر ذاکر حسین مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہوتے تو ان کو یونیورسٹی میں عربی کے ریڈر کی جگہ پر لے آئے۔ چند برس کے بعد پروفیسر ہوئے، پھر اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ قائم ہوا تو اس کے ڈائرکٹر بھی یہی ہوئے، پروفیسر شپ سے سبکدوش ہونے والے تھے کہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوتے، یہ مدت ختم ہونے کو تھی کہ اُردو ترقی بورڈ کے چیرمین ہوگئے، اس عہدہ پر دو برس کی مدت پوری کرنے کے بعد گذشتہ ماہ جنوری میں ایک برس کے لئے مزید توسیع ہوئی تھی کہ ۱۷ر فروری کو پیغامِ اجل آپہنچا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم اول درجہ کے نیشنلسٹ اور فرزندانِ جامعہ و علی گڑھ میں بھاری بھرکم شخصیت کے مالک تھے، اردو کے ترقی پسند ادیبوں میں اُن کو ایک نمایاں اور امتیازی مقام حاصل تھا۔ لکھتے بہت کم تھے، مگر جو کچھ لکھتے شگفتہ اور دلنشین لکھتے تھے اخلاق و عادات کے اعتبار سے بڑے شریف، خلیق، ملنسار اور ہمدرد و غم گسار تھے، غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد بڑی فیاضی اور جرأت سے کرتے، یہاں تک کہ قاعدہ و قانون اور ضابطہ و آئین کی پروا بھی نہیں کرتے تھے، نہایت باوضع اور